3

صرف حضرات شیعہ کیلئے ہے حضرات اہلسنت ملاحظہ نہ فرمائیں

نفاق الشیخین

بجواب ''خلافت شیخین''

از

حضرت مولانا ابولولو صاحب دام مجدہٗ
سابق امام اہلسنت والجماعت

ناشر

تحفظ ناموس رسول گورکھپور

۷۸۶

عرض ناشر

خدا کا شکر ہے کہ آج ''نفاق الشیخین'' بھی تیار ہوگئی۔ اگر ہاشمی جیلانی ہم کو موقع دیتے رہے تو ہم اسی طرح ''پیاز'' کے چھلکوں کو ادھیڑتے رہیں گے۔

یہ صحیح ہے کہ داروئے تلخ برادران اہلسنت کو ناگوار ہوگا مگر ہم جواب کے لئے مجبور ہیں اس کی ابتدا ہاشمی جیلانی نے کی ہے اور یہ ظاہر ہے کہ ہم جواب سے کبھی قاصر نہیں رہ سکتے ہیں۔ زمانہ گواہ ہے

انا صخرة الوادي اذا مازوحمت

و اذا نطقت فانني الجوزاء

ہماری دوسری کتابوں کا انتظار کیجئے

فقط

والسلام

مالک اشتر

سکریٹری انجمن تحفظ ناموس رسول گورکھپور

دلائل نفاق

بہت ساری باتوں کو نظر انداز کر کے صرف چند دلیلوں کو پیش کرتا ہوں

دلیل ا۔ حضرت ثلاثہ اسلامی غزوات سے بکرات و مرات فرار ہوئے

''غزوہ حنین میں صحابہ بھاگ گئے تو میں (راوی) بھی ان کے ساتھ بھاگا ناگاہ کیا دیکھتا ہوں کہ بھاگنے والوں میں حضرت عمر بھی ہیں میں نے ان سے پوچھا کہ ان لوگوں کا کیا حال ہے (کہ بھاگ کھڑے ہوئے) حضرت عمر نے فرمایا کہ کیا کیا جائے خدا کی مشیت یہی تھی۔''

(صحیح بخاری جلد ۳ صفحہ ۴۳ کتاب المغازی طبع مصر ۱۳۲۰ھ)

جنگ احد سے صحابہ بھاگ گئے اور آنحضرت پکارتے ہی رہ گئے۔

''زید نے عبداللہ بن مسعود سے پوچھا ابوبکر و عمر اس جنگ میں کہاں تھے انھوں نے جواب دیا کہ وہ لوگ (بھی میدان جنگ میں) موجود نہیں تھے اور جب عثمان کے لئے پوچھا کہ وہ کہاں تھے؟ تو جواب دیا کہ وہ بھی بھاگ گئے تھے۔'' (تاریخ حبیب السیر جلد ا جزو ۳ صفحہ ۱۲۱)

''حضرت عثمان جنگ احد سے بھاگ گئے''

[صحیح بخاری جلد ۳ صفحہ ۱۵ طبع میمنیہ مصر ۱۳۲۰ھ و درمنثور جلد ۲ صفحہ ۸۶ طبع مصر ۱۳۱۴ھ)

"وفر اصحاب النبیؐ و صعدوا الجبل اصحاب بھاگ گئے اور پہاڑ پر چڑھ گئے۔" تاریخ طبری جلد ۲ صفحہ ۲۹۵ طبع حسینیہ مصر)

"حضرت عمر انس بن مالک کے للکارنے پر بھی دم بخود رہے اور کہا کہ رسول قتل ہو گئے اب اسلام میں کیا دھرا ہے چنانچہ ابوسفیان کی پناہ تلاش کر رہے تھے۔"

(طبری جلد ۳ صفحہ ۱۹ طبع حسینیہ مصر و تاریخ الخمیس جلد ۸۸ ۴ طبع عامریہ عثمانیہ ۱۳۰۲ھ)

"غزوہ احد سے بھاگ کر واپس آنے والوں میں حضرت ابوبکر کا نمبر پہلا تھا۔"

(تاریخ الخمیس جلد ا صفحہ ۴۸۵)

شائد اسی لئے ان کو مسلمانوں نے پہلا خلیفہ بنا دیا کہ یہ سب سے پہلے واپس آگئے تھے گویا جنگ سے بھاگ کر واپس آنا بھی ایک کمال ہے

"حضرت عمر کا بیان ہے کہ غزوہ احد میں میں بھاگ کر پہاڑ پر چڑھ گیا اور وہاں میں (بُزکوہی) پہاڑی بکری کی طرح کود رہا تھا۔"

"تفسیر در منثور جلد ۲ صفحہ ۸۸ طبع مصر ۱۳۱۴ھ و کنز العمال جلد ا صفحہ ۲۳۸ حدیث نمبر ۴۳۰۲ ۱۳۱۲ھ) اور خیبر سے بھاگنا تو اظہر من الشمس ہے۔ غرض خلفاء ثلاثہ کا اقرار تاریخ کے ریکارڈ میں محفوظ ہے کہ نبی کریم کو میدانوں میں چھوڑ چھوڑ کر یہ منچلے بہادر بھاگ جایا کرتے تھے۔

جنگ سے بھاگنے کی سزا!

عدالت حقیقی میدان سے بھاگنے والوں کیلئے ناطق فیصلہ کرتی ہے۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا لَقِيتُمُ الَّذِينَ كَفَرُوا زَحْفًا فَلَا تُوَلُّوهُمُ الْأَدْبَارَ وَمَنْ يُوَلِّهِمْ يَوْمَئِذٍ دُبُرَهُ إِلَّا مُتَحَرِّفًا لِقِتَالٍ أَوْ مُتَحَيِّزًا إِلَىٰ فِئَةٍ فَقَدْ بَاءَ بِغَضَبٍ مِنَ اللَّهِ وَمَأْوَاهُ جَهَنَّمُ وَبِئْسَ الْمَصِيرُ

ایمان والو جب تمہاری مڈبھیڑ ہو کافروں سے جو انبوہ کئے ہوئے ہوں تو ان کو پیٹھ نہ دو اور جو ان کو پیٹھ دے گا اس دن۔ مگر یہ کہ متحرف کرتا ہو لڑائی کا یا جا شامل ہوتا ہو فوج میں تو وہ لے پھر غضب اللہ کا اور اس کا ٹھکانہ دوزخ ہے اور وہ کیا بری جگہ ہے (ترجمہ عاشق علی سنی)

دلیل ۲۔ منافق کی تین علامتیں ہیں (۱) جب وہ باتیں کرتا ہے تو جھوٹ بولتا ہے۔ (۲) وعدہ کرتا ہے تو توڑ ڈالتا ہے اور (۳) اس کے پاس امانت رکھی جائے تو خیانت کرتا ہے۔"

حضرت عمر نے جناب امیر المومنین - اور ابن عباس سے مخاطب ہو کر فرمایا کہ فرأیتمانی کاذبا اثما غادرا خائنا (صحیح مسلم شریف جلد ۲ صفحہ ۹۱ نولکشور لکھنؤ) آپ دونوں نے مجھ کو جھوٹا، گنہگار، بدعہد اور خائن سمجھا۔" صحیح مسلم کے علاوہ یہ روایت صحیح بخاری اور ابن ابی الحدید معتزلی میں بھی ہے۔

دلیل نمبر ۳۔ مخبر صادق نے ابوبکر صاحب سے فرمایا تھا کہ "الشرك فيكم اخفى من دبيب النمل۔" اے ابوبکر تم میں شرک چیونٹی کی طرح (مدھم چال

سے) چل رہا ہے (ازالۃ الخفا مقصد اول جلد ۱ صفحہ ۱۹۹ مطبع صدیقی دہلی)

دلیل نمبر ۴۔ حضرت عمر قسم کھا کر بیان کرتے ہیں "بِاللّٰہِ یَاحُذَیْفَۃ اَنَا مِنَ الْمُنَافِقِیْن۔" بخدا اے حذیفہ میں منافقین میں سے ایک ہوں۔

دلیل نمبر ۵۔ عن حذیفہ ان خرج الدجال و تبعہ من کان یحب عثمان"

یعنی جب (کانا) دجال خروج کرے گا تو اس کی پیروی وہی لوگ کریں گے جو عثمان کو دوست رکھتے ہیں۔ (میزان الاعتدال جلد اول ۲۶۵ طبع مصر)

فی الحال مبلغ پانچ عدد نفاق کی دلیلیں پیش کی گئی ہیں اگر کوئی گرفتار ثلاثہ ان کو رد کر دے تو ہم مزید پیش کریں گے۔

۱ جو لوگ فیصلہ قرآنی کے مطابق متعدد بار جنگوں سے فراری ہو کر جہنمی قرار پا چکے ہوں وہ منافق کے علاوہ اور کیا ہو سکتے ہیں؟ رہ گئے جناب امیرؑ تو میں بانگ دہل اعلان کرتا ہوں کہ ؎

ہم ابھی مذہب بدل دیں چاہے جو بھی حشر ہو
ایک ہی غزوہ میں دکھلا دو فرار مرتضیٰ

۲ حضرت عمر کے خیال کے مطابق جناب امیرؑ اور حضرت عباسؓ دونوں بزرگوں نے حضرت ابوبکر اور حضرت عمر کو خائن عاصی، بدعہد اور جھوٹا سمجھا اور حضرت امیرؑ اور عباس نے انکار نہیں کیا اس کا مطلب یہ ہے کہ جناب امیرؑ اور عباس کی خاموشی اس امر کی دلیل ہے کہ وہ دونوں بزرگ ان دونوں حضرات کو منافق ہی سمجھتے تھے۔

۳ جس میں واضح شرک ہوتا ہے وہ کافر کہلاتا ہے اور جس میں پوشیدہ ہوتا ہے اسی کو منافق کہتے ہیں اور حضرت ابوبکر کے لئے سرکار رسالتمآبؐ کا یہ فرمان قیامت تک صحیح رہے گا۔

۴ حضرت عمر نے خود ان حذیفہ یمانی سے قسم کھا کر اپنے منافق ہونے کا اقرار کر لیا جو منافقین کے نام جانتے تھے حضرت عمر کی قسم کے بعد حذیفہ کا تردید نہ کرنا بتاتا ہے کہ واقعی حضرت عمر منافق تھے اور جو منافق نہ ہوتے تو حلفیہ بیان کرنا بتاتا ہے کہ واقعی حضرت عمر منافق تھے اور جو منافق نہ ہوتے تو حلفیہ بیان کیوں دیتے۔

۵ ظاہر ہے کہ دجال اور اس کے پیرو جہنمی ہوں گے حضرت عثمان اگر صراط مستقیم پر ہوتے وہی راہ اختیار کرتے جو آنحضرتؐ کی تھی تو انکے پیروکار اور دوستدار دجال کے پیرو کیوں ہوتے۔ شکر ہے کہ خدا نے ہم شیعوں کو پیروان علیؑ و ائمہ معصومینؑ میں جگہ دی ہے۔

دھول کا پھول

مذہب اہلسنت والجماعت کے ہر چھوٹے بڑے خاص و عام اور جاہل و عالم مرد و زن غرض جسے دیکھا وہ سچائی سے کوسوں دور اور حیا سے میلوں فاصلے پر بھاگتا نظر آیا شرم وغیرت، شرافت و انسانیت، حیا و مروت اور دین و دیانت کا اس جماعت کی اکثر فرد میں برائے نام بھی اثر نہیں۔ ثبوت میں میں اس وقت ہاشمی کچھوچھوی جیلانی کا رسالہ ''خلافت شیخین'' پیش کرتا ہوں جس میں وہ بڑے طمطراق سے لکھتے ہیں۔''

"آج میں نے طے کرلیا ہے کہ اپنی بات ان (شیعوں) کی
زبانی سناؤں گااور امید ہے کہ انکشافِ حق کے بعد قبول حق میں
کوئی تامل نہ کرے گا"

میں دنیا کے تمام حیادار انسانوں سے اپیل کرتا ہوں کہ وہ اس بے شرم و بے حیامذہب کواس تحریر کی روشنی میں پہچانیں۔ رسالہ "نگار" لکھنؤ جسکے ایڈیٹر آنجہانی نیاز فتحپوری تھے اس کے مارچ ۵۳ء کے شمارہ میں ایک غیر مسلم یعنی ہندو بزرگ جن کا نام نامی ہرنام تھا ان کا مسئلہ "خلافت وامامت" پر ایک مضمون شائع ہوا تھا۔ پنڈت ہرنام نے لکھا تھا۔ "مجھے شیعہ، سنی کسی جماعت سے تعلق نہیں ہے کیونکہ میں غیر مسلم شخص ہوں۔"

اس مضمون کے بعد شیعہ سنی اہل قلم تقریباً تین سال تک "نگار" کے پرچوں میں اپنے اپنے ذہن وقلم کی جولانیاں دکھاتے رہے بحث کے خاتمہ پر ان تمام مضامین کو امامیہ مشن لکھنؤ نے یکجا کر کے "خلافت وامامت" کے نام سے چھ حصوں میں شایع کیا اس کے بعد ادھر حال میں مکتبہ امامیہ لاہور نے خلافت وامامت" کے ان چھ حصوں کو یکجائی طور پر شایع کر دیا جس کے اندر پنڈت ہرنام، عینی نظامی، فاروق کان پوری، م۔ح آزاد خیال شیعہ، ابوسعید بزمی، احتشام ماہلی اور علی نقی صاحب وغیرہم ہندو شیعہ اور سنی سب ہی حضرات کے مضامین اسی طرح درج کئے گئے ہیں جیسے رسالہ نگار نے شائع کیا تھا جن صاحبان کے پاس ۵۳ء لغایت ۵۷ء تک کے پرچے موجود ہوں وہ دیکھ سکتے

ہیں کہ مسئلہ "خلافت وامامت" پر بیشۂ شیعیت کے شیروں، بہادروں غازیوں، ساونتوں اور دلیروں نے علوم مشرقی ومغربی کے حربوں، عقلی ونقلی دلیلوں کے تیروں، آیات و احادیث کے برہانی نیچوں سے سنی پہلوانوں کی ایسی خبر لی کہ توبہ بھلی۔ نگار کے اکھاڑے میں شیعیت کا کوس لمن الملک بجنے لگا، سنی پہلوان سب کے سب چاروں شانے چت نظر آئے مجبوراً آنجہانی نیاز فتحپوری کو اپنے محاکمہ میں شیعیت کی فتح کا اعلان کرنا پڑا۔ اسی فتح کو باقی رکھنے کیے لئے امامیہ مشن لکھنؤ نے اس مکمل بحث کو کتابی شکل میں شائع کیا اور جب یہ کتاب کمیاب بلکہ نایاب ہوگئی تو مکتبۂ امامیہ لاہور نے شیعیت کی اسی فتح کا پھر ڈنکا بجایا چنانچہ "امامت وخلافت" شائع کردہ مکتبہ امامیہ لاہور کے اوراق پر شکست خوردہ سنی پہلوانوں کی حالت زار اب بھی دیکھی جاسکتی ہے، جو دیکھی نہیں جاتی۔

اس اکتیس سال کے طول عرصہ میں کسی سنی نے ان تحریروں کا جواب نہیں دیا جنھیں علمائے شیعہ نے خلافت وامامت کی بحث میں نگار کے صفحات پر چیلنج کے ساتھ پیش کیا تھا۔ اکتیس سال بعد شرم وغیرت اور حیا سے نفرت رکھنے والا قلم اب ابوسعید بزمی بھوپالی کے اچھوکئے ہوئے لقمے کو من وسلویٰ سمجھ رہا ہے۔

چنانچہ جولائی ۵۳ء کے نگار میں ابوسعید بزمی کا جو مضمون شائع ہوا تھا اسی کے بعض اقتباسات کو بعینہ نقل کر کے ہاشمی کچھوچھوی جیلانی اپنی بے غیرتی اور بے حیائی کی ڈھول یوں پیٹتے ہیں کہ "آج میں نے یوں طے کرلیا ہے کہ اپنی بات ان کی زبانی سناؤں گا۔"

ناظرین کرام سوچیں آپ یہ ہے سنی مذہب اور یہ ہے سنی مذہب کی حقیقت و حقانیت کہ جو ابوسعید بزمی اکتیس سال پہلے سنی، ناصبی رہا ہو وہ اکتیس سال بعد شیعہ بنا دیا جاتا ہے اور باطل کے قلم سے نکلے ہوئے واہی کلمات کو شیعیت کے سامنے حق سمجھ کے پیش کیا جاتا ہے جبکہ ابوسعید بزمیؔ بھوپالی نے اپنے پہلے مضمون میں جو نگار کے جولائی ۱۹۳۵ء میں شائع ہوا تھا یہ لکھتے ہیں کہ ''خلافت و امامت'' کا مسئلہ نہ تو کوئی ایسا مسئلہ ہے جو آج درخور اعتنا کہا جا سکے اور نہ شیعیت اسلام کا کوئی مذہبی فرقہ ایسے ناصبی کو ہاشمی کچھوچھوی نے شیعہ کہہ کر سنیت کی صداقت کو چوراہے پر ننگا کر دیا۔ اگر میں نگار کا حوالہ دیکر خاموش ہو جاؤں تو جب بھی رسالہ ''خلافت شیخین'' کی مٹی پلید ہو جائے مگر ناظرین کی سہولت کے لئے ہم ابوسعید بزمیؔ کے مضمون سے ہاشمی کچھوچھوی نے جو اقتباسات چرائے ہیں انہیں نقل کر کے وہی سب جوابات نقل کریں گے جو ابوسعید بزمیؔ کو اسی بحث کے دوران میں موصول ہوئے تھے اور جس نے پورے گروہ اہلسنت والجماعت کو "فبھت الذی کفر" کا مصداق بنا دیا تھا۔ اب ہم اسے اس لئے نقل کر رہے ہیں تاکہ شیعی جواب بھول کر ابوسعید بزمیؔ کے مضمون کا سارق "ساصلیہ ما سقر" کا مصداق قرار پائے۔

چوری نمبر ۱

کتاب الفتوح ابن عاصم کوفی شیعہ ۵۷ شرح نہج البلاغہ ایران کے حوالے سے ''خلافت و امامت'' دوسرا ایڈیشن صفحہ ۳۵۳ پر تحریر ہے کہ

جس زمانہ میں حضرت علیؑ اور حضرت معاویہ کے مابین خلافت کا قضیہ چل رہا تھا اس وقت جناب امیرؑ نے امیر معاویہ کو ایک طویل خط بھیجا جس کا مفہوم یہ تھا کہ

اے معاویہ آنچہ نوشتہ بودے کہ فاضل تر اصحاب مصطفیٰؐ ابوبکر صدیق وبعد آں عمر فاروق بودند بجان وسرتن کہ نصیب ایشاں بزرگی بود است

آگے چل کر اسی خط میں لکھتے ہیں۔

ان دونوں کی وفات نے مجھ کو اور تمام مسلمانوں کو عظیم صدمہ پہنچایا ہے خداوند تعالیٰ ان پر رحمت کرے، انھوں نے دین کے استحکام کے لئے بہت سی نیک باتیں کیں اور اسلام کو بہت سی بدعتوں سے پاک کر دیا۔ خدا انہیں جزائے خیر دے لیکن اے معاویہ تجھ کو ان بزرگوں سے کیا نسبت وہ ہمارا صدیق تھا اور ہم ہی سے تعلق رکھتا ہے تجھے اس سے کیا سروکار، اسی طرح عمر فاروق ہمارا فاروق تھا جو حق کو باطل سے جدا کرتا تھا وہ ہمارے دوستوں کا دوست اور ہمارے دشمنوں کا دشمن تھا۔''

جواب

ناصبی کی اس عبارت کو ہاشمی کچھوچھوی نے سرقہ کر کے شیعوں پر بطور حجت پیش کیا ہے کیا کسی سنی کی عبارت کسی شیعہ کے لئے حجت قرار پاسکتی ہے افسوس تو اس امر کا ہے کہ ''خلافت وامامت'' میں ناصب کی عبارت کا یہ ٹکڑا تو نظر آ گیا اور شیعوں کا یہ جواب نظر نہ آیا۔

(۱) کتاب الفتوح ابن عاصم کوفی'' اس نام کی کوئی کتاب مجھے معلوم نہیں بظاہر اس سے ''اعثم کوفی'' کی تاریخ مراد ہے لیکن اعثم کوفی ایک ایسا خوش قسمت انسان ہے جس کے حوالے شیعوں کی کتابوں میں سنی کہہ کر درج ہیں اور بزمی صاحب اس کو شیعہ کہہ کر حوالہ دے رہے ہیں حقیقت میں ایسے مجہول مؤلف کی کتاب نہ ان کے لئے سند ہوسکتی ہے اور نہ ان کے لئے۔

اس کی شخصیت ہی کا آج تک پتہ نہ چلا کہ وہ تھا کون اور کس زمانہ میں اور کس پایہ کا شخص تھا۔

(۲) شرح نہج البلاغہ مطبوعہ تہران'' اس کے لئے ضرورت یہ تھی کہ لکھا جاتا کہ کون سی شرح اس لئے کہ نہج البلاغہ کی متعدد شرحیں چھپی ہیں جن میں سے بعض سنیوں کی ہیں اور بعض شیعوں کی ہیں پھر کیا معلوم ہوسکتا ہے کہ وہ مضمون کس شرح میں درج ہے (دیکھو خلافت وامامت حصہ چہارم صفحہ ۱۲۰ طبع لکھنؤ ۱۹۳۸ء)

(۳) اگر شرح نہج البلاغہ مطبوعہ ایران کے حوالہ سے یہ عبارت مراد ہے

"و کان افضلهم فی الاسلام و انصحهم لله و رسوله الخليفة الصديق و خليفة الفارق و لعمری ان مكانهما فی الاسلام لعظيم و ان المصاب بهما لجرح فی الاسلام شديد يرحمهما الله وجزاهما احسن ما عملا"

(ترجمہ) سب سے افضل اسلام میں اور سب سے زیادہ خیر خواہ خدا اور رسول کے خلیفہ رسول صدیق اور ان کے خلیفہ فاروق تھے اور قسم اپنی جان کی کہ جگہ ان کی اسلام میں بہت بڑی تھی اور مصیبت ان دونوں کے سبب سے اسلام میں شدید تھی خدا اپنی رحمت ان کے شامل حال کرے اور ان کو بدلہ دے انکے بہترین عمل کا''

اور یہی عبارت مراد بھی ہوسکتی ہے آپ کو بزمی کی جواب کے سلسلہ میں پانچویں تنقیح کے ذیل اس عبارت کو پڑھ کر'' اس سلسلہ میں عام طور پر ''نہج البلاغہ کے بعض اقتباسات پیش کئے جاتے ہیں لیکن اس موضوع پر امامیہ مشن کی شائع کردہ کتاب ''ابوالائمہ کے تعلیمات'' میں اتنی مکمل بحث کر دی گئی ہے جس کے بعد کچھ لکھنے کی ضرورت ہی نہیں محسوس ہوتی ناظرین کو اسی کتاب کے مطالعہ کی دعوت دینا کافی ہے۔'' توفیق نہیں ہوئی کہ ابوالائمہ کے تعلیمات دیکھ لیتے۔ (خلافت وامامت حصہ ۴ صفحہ ۱۱۹)

بے حیا نظروں نے کبھی نور کو پسند کیا ہوتا تو آج بھی پسند کرتے گمراہ قلب و دماغ اور بے بصیرت نظر والوں کے سامنے یہ عبارت ۳۵ء سے دعوت حق دے رہی ہے لیکن جو لوگ "صم بکم عمی" کے مصداق حقیقی ہو چکے ہوں انھیں منارہ نور تک جانے کی ضرورت کیا ہم صاحبان عقل کیلئے انصاف و دیانت کا واسطہ دیکر اس جواب کو نقل کرتے ہیں جو آج بھی لاجواب ہے۔

"اس عبارت سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ واقعی امیر المومنین ان دونوں بزرگوں کی تعریف کر رہے ہیں لیکن آپ کو یہ معلوم ہونے سے تعجب ہوگا کہ اس میں شروع کے جملہ میں ایک لفظ موجود تھی جس کو حذف کر کے اس تعریف کی عمارت کو بلند کیا گیا ہے پہلا فقرہ اصل میں یوں ہے

و کان افضلهم فی الاسلام و افصحهم لله و رسوله کما زعمت الخلیفة الصدیق...الخ

(یعنی) سب سے افضل اسلام میں اور خیر خواہ خدا و رسول کے جیسا کہ تمہارا خیال ہے خلیفہ صدیق تھے......الخ

اب آپ نے دیکھا کہ یہ مخاطب کا خیال ذکر کیا جا رہا ہے نہ اپنا عقیدہ۔ پھر اس کے لئے "زعم" کی لفظ صرف کی گئی ہے جس کے لئے ارباب لغت سے یہ بھی سُن لیجئے کہ "عرب کی عادت ہے کہ جب کوئی شخص کچھ کہتا ہے اور وہ ان کے نزدیک "غلط ہوتا ہے تو وہ کہتے ہیں "زعم فلان" یعنی یہ گمان باطل اس نے

قائم کیا ہے۔" (منجد صفحہ ۳۰۶)

کیا اس طرح کی تحریف سے جو نتیجہ نکالا جائے اس میں کوئی شائبہ حقانیت کا ہوسکتا ہے۔ (دیکھو ابوالائمہ کے تعلیمات صفحہ ۷۵ و ۷۶)

(۴) یہ بھی یاد رکھنا چاہیئے کہ مذکورہ بالا حضرت علیؑ کا خط نہج البلاغہ میں مذکور نہیں بلکہ بعض شارحین نہج البلاغہ نے نقل کیا ہے شرح نہج البلاغہ ابن ابی الحدید اور عقد الفرید ملاحظہ ہو۔

(۵) جب یہ ثابت ہوگیا کہ یہ معاویہ کا مزعومہ تھا جس کے قائل و معتقد پیروان معاویہ ہیں نہ کہ جناب امیرؑ و شیعان علی تو حسب ذیل امور از خود درست اور صحیح ثابت ہو گئے

(۱) حضرت ابوبکر و عمر کا اسلام میں نہ کوئی حصہ تھا اور نہ درجہ

(۲) ان دونوں کی موت پر خوشی اور مسرت کرنا ایمان کی دلیل ہے اس لئے کہ ان دونوں کے سبب سے اسلام تباہی و مصائب سے دوچار ہوا۔

(۳) نہ ان لوگوں نے کوئی اچھا کام کیا اور نہ رحمت کے مستحق ہیں۔ جب شرط غائب ہے تو مشروط بھی ناپید۔

(۴) ان لوگوں نے بدعت کو رواج دیا اور اسلام کو کمزور کیا ورنہ جناب امیر ان کی سنت پر عمل کرنے سے انکار نہ فرماتے

(۵) شیخین اور حضرت علی میں تعلقات از حد خراب اور ان دونوں کے

طریق فکر اور طریقہ عمل میں بعد المشرقین تھا۔ جیسا کہ معاویہ نے خود اقرار کیا اور حضرت علیؑ نے اس سے انکار نہیں کیا۔

(۶) حضرت عمر اس حیثیت سے فاروق ضرور تھے کہ انھوں نے اسلام میں قیامت تک کے لئے تفرقوں کا جال پھیلا دیا۔

(۷) یہ حضرات شیخین حضرت علیؑ کے جانی دشمن اور ان کے دوستوں کے بھی دشمن تھے۔

چوری نمبر ۲

''اتواق الحمایت از یحییٰ ابن حمزہ شیعہ زیدی کا حوالہ دیتے ہو'' خلافت وامامت'' کے صفحہ ۳۵۵ پر تحریر ہے کہ

''سوید غفلہ ایک صحابی تھے، آپ نے ایک روز حضرت علیؓ سے کہا کہ اے علی آج میں نے ایک مجمع دیکھا جو ابوبکر وعمر کی حقارت کرتا تھا اور عبداللہ بن سبا ان کا سرغنہ تھا، میں نے یہ دیکھ کر بدکاری (کتاب میں ''بدکلامی'' ہے لفظ ''بدکاری'' ہاشمی کچھوچھوی کے مذاق کے مطابق تھا لہذا انھوں نے تحریف سے کام لیا) سے روکا، لیکن انھوں نے مجھ سے کہا کہ ہم حضرت علیؓ کی مرضی (کے بموجب) سے ایسا کرتے ہیں۔ صحابی مذکور فرماتے ہیں کہ یہ سن کر حضرت علی بہت غضبناک ہوئے اور اسی روز

آپ نے ایک خطبہ دیا جس میں رو رو کر یہ فرمایا کہ: میں اس قوم کو عذاب کروں گا آخر وہ ہیں کون؟ بیزار ہوں میں اس قوم سے جو رسول کے دو بھائیوں رسول کے دو وزیروں اور مسلمانوں کے دو باپوں کی یوں توہین کرتے ہیں، حالانکہ ان کا دوست اونچے پایہ کا مومن اور ان کا دشمن فاسق و بے دین ہے۔''}

جواب

(۱) ''اتواق الحمایت'' از یحییٰ بن حمزہ شیعہ زیدی۔ میں اپنے معلومات کی بناء پر کہہ سکتا ہوں کہ اس نام کی کوئی کتاب شیعی مؤلفات میں موجود نہیں ہے ''یحییٰ بن حمزہ'' بھی شیعی مؤلفین میں کوئی نہیں ہے

(دیکھو خلافت وامامت حصہ چہارم صفحہ ۱۲۰ طبع لکھنؤ)

بزمی اور ان کے کسی ہمنوا نے اس چیلنج کو قبول نہیں کیا۔ ایک دوسرے شیعہ نے بھی بزمی کی اس تحریر کا جواب لکھا۔

(۲) ''اتواق الحمایت'' یحییٰ بن حمزہ شیعہ زیدی کی تصانیف سے بتائی گئی ہے اور اس کی ایک روایت سے جس کے راوی سوید بن غفلہ ہیں اور جس سے شیخین کی کامل مدح ظاہر ہوتی ہے استدلال کیا گیا ہے یہ اتواق الحمایت مجھے ''مجاج السالکین'' کی بہن معلوم ہوتی ہے۔ اگر بالفرض یہ کتاب وجود خارجی بھی رکھتی

ہوتب بھی کوئی حرف نہیں لیکن جب تک صحیح عبارت نہ دیکھ لی جائے اس پر کسی رائے کا اظہار نہیں کیا جا سکتا۔ مجھے خود زید بن علی کا ایک واقعہ یاد آتا ہے کہ جب اموی فوجوں سے مقابلہ ہوا تو عین کارزار میں ایک شخص نے سوال کیا کہ شیخین کے بارے میں آپ کیا کہتے ہیں۔اس سوال کا مطلب ظاہر ہے کہ اس موقع پر اس کا ذکر کیا معنی رکھتا ہے چنانچہ جناب زید نے ٹال دیا اور کہا کہ اس کا جواب پھر دیا جائے گا۔لڑائی شروع ہوئی،عین جنگ میں ایک تیر زید کی پیشانی پر لگا وہ گھوڑے سے گر پڑے کچھ لوگ گرد جمع ہو گئے۔ پوچھا وہ سائل کہاں ہے وہ بھی آ گیا اس سے کہا کہ دیکھ انھیں (شیخین) کے سبب مجھے یہ حالت دیکھنی پڑی۔''

غرض علیؑ یا بنو علیؑ سے یہ توقع رکھنا کہ شیخین کی کوئی خاص عظمت ان کے دل میں ہو ایک غلط توقع ہے (دیکھو خلافت و امامت حصہ ۶ صفحہ ۱۸۹ طبع لکھنؤ)

(۳) یہ دونوں چیلنج اکتیس سال کے بعد آج بھی میدان مناظرہ میں ''ھل من مبارز'' کی صدائیں دے رہے ہیں اور شیعیت کی حقانیت کا کوس لمن الملک'' بجا رہے ہیں مگر گروہ اہلسنت والجماعت کی ہر فرد کے کان میں تیل پڑا ہوا ہے شیعیت کے رعب و داب آن، بان، شان، شوکت اور جلال و کمال نے اہلسنت والجماعت کے گھروں میں موت کا سا سناٹا برپا کر دیا ہے اسی لیے ۱۹۳۵ء سے ۱۹۶۶ء تک شیعی چیلنج کا کوئی جواب نہیں دیا گیا۔

(۴) شرافت و دیانت اور حیا کا تقاضا تھا کہ شیعی قلم نے جو چیلنج کیا تھا اس کو قبول کر کے اپنی تحریروں کو بزمیؔ اور ان کے ہمنوا صحیح ثابت کرتے لیکن افسوس کہ ایسا نہیں کیا گیا بلکہ ہاشمی کچھوچھوی نے تو اور غضب کیا کہ شرم و حیا کے دامن کو پارہ پارہ کر دیا بزمیؔ کو شیعہ بنایا اور ناصبی کی تحریر سے شیعوں پر حجت قائم کرنے کی ناپاک کوشش کی۔

(۵) یہ کوئی نئی بات نہیں ہے ان حضرات کے یہاں جعل، مکر، فریب ریا، دھوکہ، فراڈ، کذب بیانی، وسیسہ کاری اور لغو گوئی زمانۂ قدیم سے ورثہ میں چلی آ رہی ہے چنانچہ محدث دہلوی شاہ عبدالعزیز صاحب ابن شاہ ولی اللہ صاحب (بنا بر مشہور) نے بھی اپنی کتاب تحفہ اثنا عشریہ میں انھیں حربوں سے کام لیا ہے چنانچہ شاہ صاحب نے ایک مقام پر ''مجاج السالکین'' نامی کتاب کا حوالہ پیش کیا ہے۔شیعہ، شاہ صاحب کی زندگی ہی سے دعویٰ کرتے ہیں کہ اس نام کی کوئی کتاب عالم وجود میں نہیں ہے لیکن کسی غیرت دار سنی نے آج تک اس کتاب کے وجود کو ثابت نہیں کیا۔

(۶) جب ''اتواق الحمایۃ'' کا حوالہ غلط ہو گیا تو حسب ذیل امور از خود ثابت ہو گئے۔

۱) اگر حضرات شیخین کو بُرا بھلا کہا جائے تو کوئی حرج نہیں۔

۲) حضرات شیخین کی برائیاں کرنے سے میدان حشر میں ثواب ملے گا۔

۳۔ حضرات شیخین نہ رسولؐ کے بھائی ہیں نہ وزیران کا تو اسلام ہی ثابت نہیں تو یہ سارے مسلمانوں کے باپ کیسے ہوسکتے ہیں۔

۴۔ ہاشمی صاحب کا یہ کہنا ''یادرہے کہ مسلمانوں کے دائرے سے خود حضرت علیؑ بھی باہر نہیں''، عقل کی خرابی اور فکر کی کجی کی علامت ہے۔ یادرہے قرآن نے ساری ازواج رسولؐ کو مومنین کی مائیں کہا ہے تو کیا آپ کے عقیدے میں عائشہ وحفصہ ابوبکر وعمر کی اماجان تھیں؟

۵۔ جب مذکورہ بالا بزمی کی عبارت کذب صریح ثابت ہوگئی تو واعظین اور مجتہدین اپنا اپنا گریبان جھانک کر کیوں دیکھیں اس لئے کہ یہ حضرت علیؑ کا فرمان نہیں ہے البتہ ''اتواق الحمایۃ'' اور ''مجاج السالکین'' کے عدم وجود پر فاتحہ خواں ملا و چادر پوش فقیر، قبر پرست پیر حلوہ مانڈہ کھانے والے سجادہ نشین اور چند حدیثوں کو طوطے کی طرح رٹ کر اپنے کو محدث کہلانے والے بے پیر اپنی اپنی خانقاہوں کے تاریک حجرے میں سربگریبان ہوکر ہوحق، ہوحق کے نعروں سے ان کتابوں کو پاسکتے ہوں تو کوشش کریں تا کہ شیعیت کو قائل کرسکیں۔

چوری نمبر ۳

''خلافت وامامت'' دوسرا ایڈیشن صفحہ ۳۵۶ ملاحظہ فرمائیے اور غور کیجئے۔

(''نہج البلاغہ میں حضرت علی علیہ السلام کا ایک خطبہ درج ہے۔ یہ خطبہ اس وقت دیا گیا

جبکہ) حضرت عمر جہاد روم پر جانے کا قصد فرمارہے تھے۔ اس خطبہ میں جناب امیرؑ نے حضرت عمر کو ملجا و ماوا ظاہر فرمایا ہے اور یہ مشورہ دیا ہے کہ تم بذات خاص جہاد پر نہ جاؤ تم عرب کی جان ہو، اس لئے تمھاری جان کو نقصان پہنچنا کل اہل عرب کو نقصان پہنچنے کے مترادف ہے۔

یہ خطبہ بہت طویل ہے اور نہج البلاغہ میں بتمام وکمال درج ہے۔

جواب

(۱) ہاں نہج البلاغہ میں یہ خطبہ مذکور ہے۔ حضرت امیرؑ نے جناب خلیفہ دوم کو میدان میں جانے سے روکا ہے۔ بہتر ہو کہ مناظرین اہل سنت اس خطبہ کو درمیان میں لانے سے اجتناب فرمائیں، کیونکہ اس صورت میں سب سے پہلے حضرت خلیفہ دوئم کی مہارت جنگ پر ایک تنقیدی نظر ڈالنے کی ضرورت ہوگی۔ جہاں صرف اس قدر وضاحت کافی ہے کہ علیؑ کے زمانہ میں جتنی لڑائیاں ہوئیں علیؑ بہ نفس نفیس ان میں شریک تھے۔ اس سے بڑھ کر یہ کہ غزوات میں خود رسول اللہؐ شریک ہوتے تھے گویا غزوات میں خود شریک ہونا سنت پیغمبرؐ ہے پھر حضرت خلیفہ دوئم کو اس سنت رسولؐ سے کیوں روکا گیا؟ بات یہ ہے کہ رسول اللہ کا یا علی مرتضیٰؑ کا لشکر کے ساتھ ہونا ہر جہت سے مفید تھا اور حضرت ممدوح کی ہمراہی جنگی نقطہ

نگاہ سے لشکر کیلئے مضر تھی اور علیؑ جانتے تھے کہ اس مضرت کا اثر اسلام کی عمومی حالت پر اچھا نہ پڑے گا۔ لہٰذا تالیف قلب کے ساتھ روک دیا۔

(خلافت و امامت جلد ششم صفحہ ۱۹۷ طبع لکھنؤ)

(۲) اس کے تفصیلی جوابات کے لئے ''ابو الائمہ کے تعلیمات'' اور ''ہابیل قابیل'' ملاحظہ ہو۔

اس روایت سے حسب ذیل امور ثابت ہوئے۔

(۱) حضرت علیؑ کے جمائے ہوئے سکے کی بدولت خلفاء ثلٰثہ نے دنیاوی حکومتیں کیں ورنہ یہ ایسے بزدل اور میدان جنگ سے بھاگنے میں ایسے کہنہ مشق تھے کہ حضرت علیؑ کو روکنا پڑا تا کہ اسلام اور مسلمانوں کی ناک نہ کٹے۔

(۲) حضرت عمر اتنے ہوشیار تھے کہ جہاں جان جوکھم کا معاملہ ہوتا تھا وہیں حضرت علیؑ کو مشکل کشائی کے لئے یاد کرتے تھے۔ اور حضرت علیؑ کی بات مان بھی جاتے تھے اس لئے کہ انھیں خود اُحد، خندق، اور خیبر وغیرہ کے میدانوں سے جان بچا کے بھاگ آنے کی روداد غم یاد تھی۔

چوری نمبر ۴

''خلافت و امامت''، صفحہ ۳۵۵ پر یوں تحریر ہے کہ

''شیعوں کی کتاب کشف الغمہ'' میں یہ روایت مذکور ہے کہ جو ابوبکر کو صدیق نہ کہے خدا

اس کی عاقبت خراب کرے۔''

(۱) اہل علم سے گذارش ہے کہ کتاب ''کشف الغمہ'' موجود ہے شیعی عالم کی تالیف ہے۔ کتاب کا پورا نام ہے ''کشف الغمہ فی مناقب الائمہ'' نام ہی سے اندازہ ہوسکتا ہے کہ موضوع کتاب کیا ہے؟ حضرت رسول اللہؐ سے لیکر امام دوازدہم تک کے مناقب و فضائل بیان ہوئے ہیں۔ التزام یہ کیا ہے کہ ہر دو فریق کی روایات بہ سلسلہ مناقب و فضائل درج کر دیا جائیں۔ (خلافت و امامت حصہ ۶ صفحہ ۱۹۲ طبع لکھنؤ)

(۲) ایک روایت کچھ اسی قسم کی ''کشف الغمہ'' میں حالات امام محمد باقرؑ میں ہے مگر وہ سُنی روایت ہے علامہ ابن جوزی کی ہے جس سے شیعوں پر کوئی حجت قائم نہیں کی جاسکتی تفصیلی جواب دیکھنے کے لئے ''ہابیل قابیل'' ملاحظہ ہو۔

(۳) آنحضرتؐ نے فرمایا کہ صدیق تین ہیں (۱) حزقیل مومن آل فرعون (۲) حبیب النجار صاحب آل یٰسین (۳) اور علی بن ابیطالبؑ۔

(کنز العمال جلد ۶ صفحہ ۱۵۲ حدیث نمبر ۲۵۱۵ طبع حیدر آباد ۱۳۱۳ھ و صواعق محرقہ ابن حجر مکی صفحہ ۷۴ و صفحہ ۷۵ طبع مصر)

اس حدیث کی روشنی میں یہ ثابت ہوگیا کہ اب اگر کسی اور کو صدیق کہا جائے گا تو یہ لقب غصبی اور چوری کا ہوگا۔

چوری نمبر ۵

خلافت و امامت صفحہ ۳۵۷ پر جلاء العیون جلد اول صفحہ ۲۰۸ کا حوالہ دیتے ہوئے یوں تحریر ہے۔

''اصحاب رسولؐ کی رعایت کرو انھوں نے خدا کے دین میں کوئی بات جاری نہیں کی اور نہ بدعتی کو اپنے پاس آنے کی راہ دی۔

جواب

یہ حوالہ صحیح ہے مگر بغیر کتاب دیکھے ہوئے نقل ہوا ہے۔ میں □ عین عبارت نقل کرتا ہوں (طول کے خوف سے فارسی عبارت حذف کی جاتی ہے)

ترجمہ: ''اپنے پیغمبر کے ان اصحاب کے بارے میں خدا سے ڈرو کہ جنھوں نے دین خدا میں کوئی بدعت نہیں کی اور صاحب بدعت کو پناہ نہیں دی۔ بدرستیکہ حضرت رسولؐ نے اپنے اصحاب کے اس گروہ کے بارے میں وصیت کی ہے اور لعنت کی ہے اس شخص پر جو بدعت کرے وہ صحابہ سے ہو یا غیر صحابہ سے اور اس پر جو کسی بدعتی کو پناہ دے اور اس کی مدد کرے۔''

شکر ہے کہ ابھی ہندوستان میں پڑھے لکھے لوگ موجود ہیں۔ وہ دیکھیں کہ عبارت کتاب کیا کہتی ہے اور مفہوم کیا لیا گیا ہے۔ مجھے کہنا پڑتا ہے کہ تحریف معنوی کی اتنی دلچسپ مثالیں وقت ہی سے دستیاب ہوتی ہیں۔ روایت کا آخری ٹکڑا بتا رہا ہے کہ

وصیت ان اصحاب کے بارے میں کی گئی ہے جو بدعتی نہ ہوں اور بدعتی کو پناہ دینے والے نہ ہوں اور جو بدعتی ہوں خواہ وہ صحابی ہوں یا غیر صحابی ان پر لعنت کی گئی ہے۔ مترجم نے پہلی سطر کو دیکھکر دھوکا کھایا ہے ''آنہارا'' کو پہلے جملہ سے متعلق کر کے جملہ ختم کر دیا ہے اور اس طرح عبارت اپنے آخر جزو سے نامربوط ہو کر رہ گئی ہے اس کو مفید سمجھا ہے اور اس پر اکتفا کی گئی ہے۔

(خلافت و امامت حصہ ۱۶ از صفحہ ۱۹۷ تا ۱۹۹)

اس عبارت سے حسب ذیل امور ثابت ہوئے۔

(۱) اصحاب دو طرح کے تھے (الف) متقی، خدا ترس (ب) بدعتی اور بدعتیوں کو پناہ دینے والے (۲) وصیت ان اصحاب کی عزت کے لئے ہے جو متقی ہوں نہ کہ بدعتی۔ پہلے خلفاء ثلثہ کو آپ متقی ثابت کیجئے پھر بات کیجئے۔

چوری نمبر ۶

''خلافت و امامت'' دوسرا ایڈیشن صفحہ ۳۵۵ پر یہ عبارتیں خوب نمایاں ہیں۔

''سورۂ نور کی ایک آیت ہے انّ الارض یرثھا عبادی الصالحون'' یعنی خدا اس زمین کا وارث اپنے نیک بندوں کو بناتا ہے۔ اس کی تفسیر میں خلاصۃ المنہج کے شیعہ مجتہد صاحب فرماتے ہیں۔ دراندک زمانۂ حق تعالیٰ وعدۂ مومنان را وفا نمودہ جزیرہ عرب و دیار کسریٰ و بلاد روم بدیشاں ارزانی نمودہ۔

اس توضیح کی ضرورت نہیں کہ جزیرۂ عرب و دیار کسریٰ اور بلاد روم خلفائے ثلٰثہ ہی کے عہد میں مفتوح ہوئے۔''

جواب

(۱) اس میں پہلی غلطی یہ ہے کہ آیت سورہ نور میں نہیں ہے بلکہ سورۂ انبیاء میں ہے اور دوسری غلطی یہ ہے کہ اس آیت کے ضمن میں تفسیر خلاصۃ المنہج میں مرقوم نہیں ہے ہاں البتہ سورہ نور کی اس آیت "وعداللہ الذین اٰمنوا منکم و عملوا الصالحات لیستخلفنھم فی الارض کما استخلف الذین من قبلھم" الآیہ کے ذیل میں ہے (غور سے دیکھو خلاصۃ المنہج)

(۲) قیصر و کسریٰ کی سلطنتوں کے فتح کرنے سے آپ کے خلفاء کا ایمان قطعی ثابت نہیں ہوتا اس لئے کہ اللہ نے وعدہ ان لوگوں سے کیا ہے جو مومن ہیں اور اعمال صالحہ بجالاتے ہیں۔ جب خلفاء ثلٰثہ کا ایمان ہی ثابت نہیں تو پھر وہ اس آیت کے مصداق کیسے ہو سکتے ہیں۔

(۳) اللہ نے کہا ہے کہ خلیفہ میں بناؤں گا اور یہاں حضرات ثلٰثہ کو خلیفہ گنہگار اور خاطی انسانوں نے بنایا۔

(۴) فاتحین ایران کو فتح سے مسلمانوں اور ایمان داروں کو ضرور راحت نصیب ہوئی اور اسلام بھی پھیلا مگر اس کے باوجود ان فتوحات سے ان لوگوں کے ایمان کو ثابت

نہیں کیا جا سکتا۔ کیا آپ نے

''عدو شود سبب خیر گر خدا خوہد''

کی مثل نہیں سُنی۔

(۵) آپ کے یہاں ایک حدیث ہے "ان اللہ لیؤید ھذا الدین بالرجل الفاجر"

(کنز العمال جلد ۱ صفحہ ۱۸ و جلد ۵ صفحہ ۲۱۲ و صحیح بخاری باب غزوہ خیبر)

خداوند عالم اس دین (اسلام) کو فاسق و فاجر آدمی سے بھی مدد پہنچاتا ہے۔ اب تو ان جنگوں پہ ناز کیجئے یہ لڑائیاں اور فتوحات ان حضرات کے لئے قطعی مفید نہیں اس لئے کہ محض ملکی فتوحات ایمان کی دلیل نہیں بن سکتے بلکہ اسلام کی تبلیغ کے لئے یہ کام پروردگار عالم فاسق و فاجر آدمی سے بھی لیتا ہے۔ آپ خود غور فرمائیں کہ ان احادیث و واقعات کے بعد محض ملکی فتوحات کو ایمان کی دلیل بنانا کس قدر مضحکہ خیز ہے ثبوت ایمان کے بعد ان فتوحات پر ناز کیا جاتا تو بجا تھا۔

(۶) اگر اس سے زیادہ تفصیل کی ضرورت ہو تو ''ہابیل قابیل'' ملاحظہ فرمائیے۔

چوری نمبر ۷

جلاء العیون مطبوعہ مطبع جعفری لکھنؤ صفحہ ۶۰ کے حوالہ سے ''خلافت و امامت'' کے صفحہ ۵۹ ۳ پر یہ لکھا ہوا ہے۔

جب رسول کریمؐ پر مرض الموت کا غلبہ شدید ہوا تو آپ نے چاہا کہ اپنی میراث جانشینی

اپنے چچا حضرت عباس کے سپرد فرمادیں مگر حضرت عباس نے کہا کہ یہ مجھ سے نہ ہوگا، میرے بجائے حضرت علیؑ کے سپرد کردیجئے۔

روایت سے صاف طور سے یہ بات ظاہر ہوتی ہے کہ رسول کریمؐ اپنی وفات کے بعد صرف حضرت علیؑ ہی کو خلافت کا حقدار تصور نہ کرتے تھے۔

جواب

ہم طول کے خوف سے جلاء العیون کے فارسی عبارت کو حذف کر کے صرف پوری روایت کا ترجمہ پیش کررہے ہیں تاکہ ناظر اور مبصر کو سمجھنے میں کوئی دشواری پیدا نہ ہو۔

(ترجمہ) ''اے چچا میرے اہل کے بارے میں اور میری عورتوں کے بارے میں میری وصیت کو قبول کرو اور میری میراث لے لو۔ میرا قرض ادا کرو اور میرے وعدوں کو عمل میں لاؤ اور مجھے بری الذمہ کردو عباس نے کہا یا رسول اللہؐ میں بوڑھا آدمی ہوں۔ عیال دار ہوں آپ ابر بہاری سے بڑھ کر بخشش کرنے والے میرا مال آپ کے وعدوں اور آپ کی بخششوں کے لئے وفا نہیں کرسکتا۔ اس وصیت و میراث کو اس کی طرف پلٹائیے جس کی طاقت مجھ سے بیشتر ہو حضرتؐ نے تین مرتبہ اسی ارشاد کو دہرایا اور ہر مرتبہ عباس نے یہی جواب دیا۔

پس حضرتؐ نے فرمایا کہ اپنی میراث ایسے کو دوں گا کہ جو اسے اسی طرح قبول کرے جو قبول کرنے کا حق ہوتا ہے اور وہ اس کے لئے سزاوار ہو اور جس طرح تو نے

کہا اس طرح جواب نہ دے۔

پس حضرت امیرالمومنینؑ سے خطاب کیا اور فرمایا یا علیؑ تو میری میراث لے کہ تجھ ہی سے مخصوص ہے اور کسی کو تجھ سے نزاع کا حق نہیں۔ میری وصیت قبول کر۔ میرے وعدوں کو عمل میں لا۔ میرے قرضوں کو ادا کر اور اے علیؑ میرے اہل میں میرا خلیفہ ہو اور لوگوں پر میرے پیغاموں کی تبلیغ کر۔''

یہ ہے عین عبارت کا ترجمہ۔ میں اس روایت پر از روئے درایت کوئی بحث نہیں کرنا چاہتا صرف نفس مضمون کے متعلق عرض کرتا ہوں کہ اس روایت میں میراث کا تذکرہ ہے۔ حضرت رسول خداؐ اپنے چچا سے فرماتے ہیں کہ اگر میری میراث لینی چاہتے ہو تو ان شرائط کے تحت لے سکتے ہو۔ عباس اپنے افلاس کا عذر کرتے ہیں تین مرتبہ یہی بات دہرائی جاتی ہے تاکہ عباس کے لئے کوئی عذر باقی نہ رہ جائے اور آخر یہ شئی علی مرتضیؑ کو تفویض ہوتی ہے۔ نزاکت کلام یہ بھی ہے کہ عباس سے فرماتے ہیں ''**قبول کن وصیت من در اہل من و در زنان من**'' اور علیؑ سے فرماتے ہیں ''**علی خلیفہ من باش در اہل من و تبلیغ رسالت من بعد از من بمردم کن**'' رسول اللہؐ کے اس ارشاد اور وصیت کا مطلب کیا تھا وہ اس جواب سے ظاہر ہے ''**یا رسول اللہ ﷺ من مرد پیر و اعیال دارم**''۔ ظاہر ہے کچھ خرچ کا معاملہ تھا اور اہل رسولؐ و زنان رسولؐ کی خبر گیری کا بار پڑنا تھا اس لئے انکار کردیا۔

میں نہ سمجھ سکا کہ خلافت و امامت سے اسے ربط کون سا ہے واقعاً عباس کے خیال میں

بھی یہ بات نہ گزری تھی جو معترض نے پیدا کی اور علیؑ کو بھی جو اس مقام میں خلافت دی گئی ہے وہ خلافت خاصہ ہے یعنی اہل رسولؐ و زنان رسولؐ کے مثلِ رسولؐ محافظ و نگراں رہیں اور ان کا حکم مثل رسولؐ ان پر جاری ہو غرض معترض کے پیش کردہ نتیجہ سے اس روایت کو کوئی تعلق نہیں۔

(خلافت و امامت حصہ ۱۶ از صفحہ ۲۰۱ تا صفحہ ۲۰۴)

چوری نمبر ۸

خلافت و امامت کے صفحہ ۳۵۹ پر یوں مذکور ہے

''اہل تشیع کے مشہور مجتہد بحران (بحرانی) نے شرح نہج البلاغہ (مطبوعہ طہران) میں روایت نقل کی ہے کہ'':۔

ایک رات رسول کریمؐ اپنی زوجہ حضرت حفصہ کے حجرہ میں تشریف رکھتے تھے مگر اتفاق سے حضرت حفصہ اس وقت موجود نہ تھیں اور اس لئے آپ نے یہ رات اپنی دوسری زوجہ ماریہ قبطیہ کے حجرہ میں بسر فرمائی، صبح حضرت حفصہ کو اپنی حق تلفی کی شکایت ہوئی اس پر آپ نے فرمایا کہ اے حفصہ تم ناخوش نہ ہو ہم تم کو وہ خوشخبریاں سناتے ہیں ایک تو یہ کہ ماریہ قبطیہ کو ہم نے اپنے اوپر حرام کیا۔ دوسرے یہ کہ ہمارے بعد ہمارا خلیفہ ابوبکر ہوگا اور اس کے بعد تمھارا باپ عمر۔ لیکن دیکھو یہ راز ہے اس کو کسی پر ظاہر نہ کرنا ورنہ خدا تعالیٰ ہم پر ناراض ہوگا۔ اس پر حضرت حفصہ نے دریافت کیا کہ آپ کو یہ خبر

کس نے دی؟

حضور نے فرمایا علیم و خبیر نے۔ مگر حضرت حفصہ نے مارے خوشی کے یہ خبر حضرت عائشہ کو کر دی اور تمام مدینہ میں اس کا چرچا ہو گیا اس پر فوراً یہ آیت نازل ہوئی ''اے رسول جو چیز ہم نے تجھ پر حلال کر دی تجھ کو اس کے حرام کرنے کا کیا اختیار حاصل ہے اور اے نبی کی بیویوں اپنے نبی کا راز ظاہر نہ کیا کرو۔''

جواب

(۱) اہل تشیع کے مشہور مجتہد بحرانی نے شرح نہج البلاغہ (مطبوعہ طہران) میں یہ روایت نقل کی ہے۔

خلاصہ روایت یہ ہے کہ ''حضرت رسول اللہؐ نے حضرت حفصہ کو خبر دی کہ میرے بعد ابوبکر خلیفہ ہوگا۔ اور اس کے بعد تیرا باپ حضرت حفصہ نے یہ راز حضرت عائشہ سے کہہ دیا۔'' الخ

یہ مضمون دوسری روایات میں بھی موجود ہے اور یہ چیزیں ہمیشہ شیعوں کے پیش نظر رہی ہیں۔ شیعہ نظریہ ان روایات کے متعلق ہمیشہ سے یہ رہا ہے کہ اگر کوئی پیشین گوئی کی جائے تو یہ پیشین گوئی کسی واقعہ کی حقانیت یا عدم حقانیت کی دلیل نہیں ہوسکتی۔ فرض کیجئے آج یہودی فلسطین یا اس کے کسی حصہ پر قابض ہیں اور اس کے متعلق کوئی پیشین گوئی کسی کتاب سماوی میں پائی جائے تو کیا اس سے یہود کی حقانیت پر دلیل لائی جا سکتی

ہے۔

حضرت رسول اللہؐ نے حضرت علیؑ کو وصیتیں کرتے ہوئے خبر دی ہے کہ میرے بعد یہ امور ظہور میں آئیں گے جس پر علیؑ نے پوچھا کہ میرا رویہ کیا ہونا چاہیئے فرمایا ''صبر'' یہی وہ راز باطنی ہے جس پر اہل دل حیرت کرتے ہیں اور اہل دنیا کوئی طعنہ اٹھا نہیں رکھتے۔ الغرض یہ پیشین گوئی حضرات خلفاء کی حقیقت کو ثابت نہیں کرتی۔

(خلافت وامامت حصہ ۶ صفحہ ۲۰۰)

(۲) ہم اس کو اور واضح کر دیتے ہیں۔ اگر خدا حضرت خلیل کو آگاہ کر دے کہ نمرود ایمان نہیں لائے گا یا موسیٰؑ کو بتا دے کہ فرعون ایمان قبول نہیں کرے گا یا آنحضرتؐ کو بتا دیا جائے کہ ابوجہل ______

______ اور ابولہب ایمان نہیں قبول کریں گے تو کیا ان ملاعنہ کے کفر کو خدا پسند کرتا ہے؟ ہرگز نہیں آپ یوں سمجھیں کہ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ میری امت عنقریب تہتر فرقوں میں تقسیم ہو جائے گی تو کیا مسلمانوں کا تہتر فرقوں میں تقسیم ہو جانا خدا کے رسولؐ کو منظور تھا؟ نہیں لیکن آپ نے پیشین گوئی فرمائی مگر یہ پیشین گوئی کمال علم کی دلیل ہے اس کے علاوہ کچھ نہیں۔

اسی طرح اگر آنحضرتؐ نے حفصہ کو اطلاع دی کہ عائشہ کے باپ ابوبکر اور تیرے باپ عمر خلیفہ ہوں گے تو یہ کمال علم رسالت ہے نہ کہ ان کی خلافت کی حقانیت کی دلیل ہے۔

(۳) سمجھ میں بات نہیں آتی کہ اس اطلاع سے وہ حق جو حفصہ کا تلف ہوا ہے اس کی تلافی کہاں ہوتی ہے؟ دراصل اس خبر کو اس لئے بیان کیا گیا تا کہ یہ بتایا جا سکے کہ رسولؐ کی بعض بیویاں مثل زوجہ نوحؑ و لوطؑ تھیں جنھوں نے رسالت کے راز کو افشاء کیا۔

چوری نمبر ۹

حیات القلوب جلد سوم صفحہ ۱۸۶ کا حوالہ پیشکر تے ہوئے ''خلافت و امامت'' صفحہ ۳۹۰ پر یہ تحریر ہے:

''ملا باقر مجتہد نے حضرت امام جعفر صادقؑ سے یہ روایت بیان کی ہے کہ:-

ایک بار نبی کریمؐ نے بارگاہ ایزدی سے ہزار حاجتیں طلب کیں خدائے تعالیٰ نے سب روا کر دیں آخر شب میں حضرت علیؑ بھی مسجد میں تشریف لائے رسولخداؐ نے فرمایا ''اے علیؑ تمھاری ولایت اور خلافت کے واسطے ہم نے جو دعا کی تھی وہ بارگاہ خداوندی سے منظور نہیں ہوئی''

جواب

طول کے خوف سے فارسی عبارت حذف کی جاتی ہے۔

(ترجمہ) ''ایک شب رسولؐ نے مسجد میں قیام فرمایا جب صبح نزدیک ہوئی تو حضرت امیر المومنینؑ داخل مسجد ہوئے ______

______ پس حضرت رسولؐ نے آواز دی یا علیؑ عرض کی لبیک۔

فرمایا میرے پاس آؤ جب نزدیک آئے فرمایا تم نے دیکھا کہ یہ رات میں نے یہیں بسر کی ہے اپنی ہزار حاجتیں خدا سے طلب کیں۔ خدا نے انھیں پورا کیا اور انھیں کی مانند (ہزار حاجتیں) تیرے لئے بھی سوال کیا وہ تمام سوال بھی پورے کئے اور میں نے سوال کیا کہ امت کو تیرے واسطے جمع کر دے کہ سب تیری خلافت کا اقرار کریں اور سب تیرے تابع ہوں یہ سوال قبول نہ ہوا اور یہ آیات بھیجی گئیں۔ "**الم احسب الناس ان یترکوا ان یقولوا امنا وھم لا یفتنون**...... الخ کیا لوگوں نے گمان کر لیا ہے کہ اتنا کہہ دینے پر کہ ہم ایمان لے آئے چھوڑ دیئے جائینگے اور انکی آزمائش نہ کی جائے گی۔ اور البتہ ہم نے انکو بھی آزمالیا ہے جو ان سے پہلے گذر چکے اور البتہ خدا جانتا ہے جو سچے ہیں اور البتہ خدا خوب جانتا ہے اُنھیں جو جھوٹے ہیں۔" اہل بصیرت جانتے ہیں کہ منزّل وحی نے حقائق کو نہایت سادہ زبان میں فرمایا ہے علیؑ کو بتایا جا رہا ہے کہ مشیت الٰہی کسی کو کسی فعل پر مجبور نہیں کرتی لہٰذا ایسا نہیں ہوگا کہ تمام لوگوں کو خداوند عالم مجبور کر کے تیری خلافت پر مجتمع کرے اور جبر سے کام لے کر انھیں تیرا تابع بنائے بلکہ ایک شان اختیاری کے ساتھ انھیں معرض امتحان میں رکھا گیا ہے اور تو ان کیلئے وجہ امتحان ہے اور یہ آیات سورۂ عنکبوت اس مسئلہ پر روشنی ڈال رہی ہیں۔

یہ ہے وہ مطلب جو اہل عقل اس حدیث سے اخذ کرتے ہیں اب کیا اہل انصاف میری طرف سے دریافت کر سکتے ہیں کہ فاضل مضمون نگار نے یہ مفہوم کہاں سے پیدا کیا ہے اور "اے علیؑ ہم نے تمھاری ولایت وخلافت کے واسطے دعا مانگی وہ نا منظور ہوئی" یہ کون

سی عبارت کا ترجمہ ہے۔ (خلافت وامامت حصہ ۶ صفحہ ۲۰۵ وصفحہ ۲۰۶)

چوری نمبر ۱۰

خلافت وامامت کے صفحہ ۳۶۰، ۳۶۱ پر یوں صاف صاف تحریر ہے کہ۔

"عیون الاخبار شیعوں کی معتبر کتاب ہے اس میں حضرت علیؑ سے حسب ذیل روایت منقول ہے (عربی عبارت حذف کی جاتی ہے) یعنی ایک مرتبہ ہم رسول کریمؐ کے ساتھ مدینہ کی کسی سڑک پر چل رہے تھے کہ دفعتہً ہم سے ایک طویل قد انسان سے ملاقات ہوئی۔ اس شخص نے رسول کریمؐ کو سلام کیا اور مرحبا کہا پھر میری طرف متوجہ ہوا اور کہنے لگا سلام علیک اے چوتھے خلیفہ آپ پر اللہ کی رحمت و برکت ہو (اس کے بعد اس نے رسول کریمؐ کی طرف مخاطب ہو کر پوچھا) کیا یہ چوتھے خلیفہ نہیں ہیں اے رسولخداؐ؟ آپ نے فرمایا "ہاں" اس کے بعد وہ چلا گیا (اسی کتاب کے بین السطور میں لکھا ہوا ہے)

نوٹ:- علمائے شیعہ اس باب میں متفق ہیں کہ یہ شخص حضرت خضر علیہ السلام تھے۔

جواب

فاضل مناظر نے عیون الاخبار تو نہیں دیکھی اس کا تو یقین ہے لیکن خیر اس امر سے قطع نظر کرتے ہوئے عرض کرتا ہوں کہ یہ مضمون شیعوں میں مشہور ہے اور معمولی معمولی اہل منبر بھی اسے بیان کرتے ہیں۔ یہ ایک اصطلاحی جملہ ہے جس کی توضیح یہ ہے کہ خلفاء اربعہ شیعوں کے نزدیک حسب ذیل ہیں۔

(۱) حضرت آدمؑ (۲) حضرت داؤدؑ (۳) حضرت ہارونؑ (۴) حضرت علیؑ

کہا جائے گا کہ یہ تاویل ہے اور خدا جانے کیا ہے۔ میں عرض کروں گا کہ جس قوم کی اصطلاح ہو وہی اس کی تشریح کی حقدار ہوتی ہے۔ عقلا کبھی اس پر ایراد نہیں کرتے تمام علوم وفنون میں یہی قاعدہ جاری ہے (خلافت وامامت حصہ ۶ صفحہ ۲۰۷)

کیا حضرت علیؑ (معاذ اللہ) سنی تھے

چوری نمبر ۱۱

خلافت وامامت صفحہ ۳۶۱ پر یوں لکھا ہوا ہے:

شیعوں کی معتبر کتاب نہج البلاغہ میں درج ہے

"ان امیر المومنین قال الناس جماعة یدالله علیهم و غضب الله علی من خالف ـــــ انا والله اهل السنة والجماعة" (امیر المومنینؑ نے فرمایا کہ لوگ جماعت ہیں اور جماعت پر اللہ کا ہاتھ (یعنی کرم) ہوتا ہے اور جو شخص جماعت کی مخالفت کرتا ہے خدا اس پر غضبناک ہوتا ہے۔ خدا کی قسم میں اہل سنت و جماعت ہوں۔

جواب

اہل علم جانتے ہیں کہ عبارتوں سے جو مطالب وضع کئے جاتے ہیں ان کی حجت پر یقین

کرنے کی ایک میزان ہے جس سے معلوم ہوسکتا ہے کہ مفہوم صحیح ہے یا غلط اسی معیار پر پیش کردہ عبارت کے مفہوم کو جانچنا چاہتا ہوں۔ ملاحظہ ہو:۔

(۱) لوگ جماعت ہیں (۲) اور جماعت پر اللہکا ہاتھ ہے (نتیجہ) پس لوگوں پر اللہ کا ہاتھ ہے۔ (مفہوم اول)

(۱) لوگ جماعت ہیں (۲) اور جماعت کی شان یہ ہے کہ اس کی مخالفت سے اللہ غضبناک ہوتا ہے (نتیجہ) پس لوگوں کی مخالفت سے اللہ غضبناک ہوتا ہے (مفہوم ثانی) ماشاءاللہ کیا خوب عبارت اور کیا خوب مفہوم۔

"انا والله اهل السنة والجماعة" یہ تو معلوم ہے کہ اصطلاحی معنوں میں تو یہ کلمہ ''اہل سنۃ والجماعۃ'' استعمال نہیں ہوا کیونکہ یہ اصطلاح مولد ہے اور بعد کو وضع کی گئی ہے اسی لئے ترجمہ میں بھی اس کی توجیہ فرمائی گئی۔ اب معلوم نہیں ہوتا کہ اس جملہ سے کیا فائدہ اٹھانے کی توقع کی گئی ہے۔

اس کے علاوہ یہ دریافت کرنے کا حق رکھتا ہوں کہ نہج البلاغہ کے کس خطبہ میں یہ عبارت مرقوم ہے۔ آیا خطبات میں ہے؟ فرامین میں ہے کلمات مختصرہ میں ہے؟ کہاں ہے؟

ارباب علم ہرگز تعجب نہ فرمائیں۔ مذہب عمومی کی بنیاد انھیں دلچسپ صداقتوں پر اٹھائی جاتی ہے اور عوام کو قابو میں رکھنے کے لئے ہمیشہ سے یہی نسخہ استعمال ہوا ہے (خلافت وامامت حصہ ۶ صفحہ ۲۰۸)

(۱) پہلی چوری تو بزمیؔ صاحب نے فرمائی کہ ایک غلط بات کو جناب امیرؑ کی طرف

منسوب کیا مگر ان کے اندر اتنی شرافت ضرور تھی کہ ہلالین کے اندر یہ لکھ دیا کہ یعنی سنت رسولؐ کا پابند ہوں اور مسلمانوں کی مجموعی جماعت کا فرد ہوں) مگر ہاشمی جیلانی جن کو شرم وغیرت اور ایمان وحیا سے لگاؤ نہیں ہے اس عبارت کو شیر مادر سمجھ کر ہضم کر لیا تا کہ مذہب اہلسنت والجماعت کو قدیم ثابت کر سکیں۔

(۲) شروع سے آخر تک آپ دیکھ لیں کہ بیچارے خلفاء ثلٰثہ خصوصاً حضرات شیخین کے ایمان واسلام اور ان کی خلافت کو ثابت کرنے کیلئے کتنے سرقہ، چوریاں، کذب، جعل، مکر اور دروغ بیانی سے کام لیا گیا ہے۔ صد ہزار افسوس کہ خلفاء ثلٰثہ کی خلافت کے ثبوت کی عمارت کذب وافتراء کی زمین پر تعمیر کرنے کی حضرات اہل تسنن آج چودہ سو برس سے کوشاں ہیں لیکن

جب ''**دھول کا پھول**'' کوئی خارجی وجود ہی نہیں رکھتا تو خوشبو کس چیز میں ثابت کی جائے ''ایمان خلافت شیخین'' کا کوئی واقعی خارج میں وجود ہی نہیں تو حق کسے ثابت کیا جائے ''ایمان وخلافت شیخین'' یعنی ''دھول کا پھول'' ____ ہاں یہ حضرات مسلم بادشاہ ضرور تھے بحمد اللہ اس سلطنت وشہنشاہیت کو علماء شیعہ یکسر باطل ثابت کر چکے ہیں

لولا ان عمر نهى الناس عن المُتعَةِ ما زَنیٰ اِلَّا شَقِی

تفسیر کبیر، درمنثور، کنزالعمال وغیرہ۔ ترجمہ:۔ اگر عمر لوگوں کو متعہ سے منع نہ کرتے تو دنیا میں کوئی زنا کا مرتکب ہی نہ ہوتا الا شقی (فرمان علی مرتضیٰؑ)